دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۴۲۵/۹۲

1) میرے ایک دوست ہیں امریکہ میں جنکی طلاق کو کافی لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اُن کی شادی کویت میں ہوئی تھی اور جب اُن کا نکاح ہوا تھا تو اُنھیں یاد ہے کہ جو بھی مہر کی رقم فوراً ادا کرنی تھی جو کہ اس وقت 1 کویتی دینار تھی وہ ادا کردی گئی تھی اور اُن کو یاد نہیں کہ قاضی نے یہ بتایا تھا یا نہیں بتایا تھا کہ جو رقم بعد میں بیوی کے مانگنے پر ادا کی جاتی ہے وہ بھی اس میں لکھی ہے اور نہ ہی اتنے سالوں میں کبھی انہوں نے اپنا نکاح نامہ دیکھا۔ کچھ عرصہ پہلے پرانے کاغذات میں اُنھیں اپنا نکاح نامہ ملا تو انھوں نے اسے پڑھا تو معلوم ہوا کہ اُس میں جو رقم لکھی ہے مہر میں جو کہ مطالبے پر ادا کی جاتی ہے وہ انھوں نے ادا نہیں کی۔ اور یہ بات اُن کی سابقہ بیوی کے علم میں بھی نہیں ہے اور نہ کبھی اُس نے ان سے ذکر کیا۔ اُن کے 3 بچے ہیں جو کہ کافی بڑے ہو چکے ہیں اور کالج جاتے ہیں طلاق کے بعد انھوں نے اُن کا خرچہ اٹھایا ہے۔
وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا طلاق کے اتنے سال گزر جانے کے بعد اور سابقہ بیوی کے مطالبہ نہ کرنے کے بعد یا بیوی کی لاعلمی کے باعث یہ مہر کی رقم بیوی کو ادا کرنی ہے۔ اس کا شرعی حل کیا ہے۔

2) میں نے ایک پروگرام میں کسی عالم سے سنا تھا کہ نفل نماز ادا کرتے وقت ضروری نہیں ہے کہ نمازی قبلہ رخ منہ کرکے کھڑا ہو کیا یہ صحیح ہے کہ کسی بھی طرف رخ کرکے نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

(جواب منسلک ہے)

00321

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) صورتِ مسئولہ میں بیوی کا مہر بدستور سابق شوہر کے ذمہ باقی ہے، جس کی ادائیگی شوہر پر لازم ہے بشرطیکہ بیوی نے مہر معاف نہ کیا ہو باقی رہی یہ بات کہ بیوی کو اس مہر کا علم نہیں یا اس نے کبھی اس کا مطالبہ نہیں کیا تو اس کی وجہ سے اس کا حق مہر ساقط نہیں ہوا۔

(۲) اگر نفل نماز باقاعدہ زمین پر ادا کرے تو اس کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے لیکن اگر سواری پر سوار ہونے کی حالت میں ادا کرے، تو ایسی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں البتہ اگر آسانی کے ساتھ قبلہ رخ ہو سکے تو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے ورنہ جس طرف قدرت ہو نماز پڑھ لے۔

اور اگر صورتحال ایسی ہو کہ نشستیں آمنے سامنے ہوں جیسا کہ ٹرین میں ہوتا ہے تو چونکہ نمازی کا کسی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لئے ایسی صورت میں کسی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھی جائے۔

فی الدر المختار ج۲/ ۳۸

ویتنفل المقیم راکبا خارج المصر..... مومئا.....الی ای جھة توجھت دابته

فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۴۰۵

(ینتقل) أی جاز له التنفل بل ندب له (راكبا خارج المصر) (موميا إلى أى جهة) ويفتتح الصلاة حيث (توجهت به دابته)

فی البحر الرائق ج۲/ ۶۴

قوله وراكبا خارج المصر موميا إلى أى جهة توجهت دابته أى يتنفل راكبا لحديث الصحيحين عن ابن عمر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى النوافل على راحلته فى كل وجه يومئ إيماء ولكنه يخفض السجدة من الركعتين

وفیه ایضاً ج۲/ ۳۴

والحاصل أن استقبال المصلى إلى وجه الإنسان مكروه واستقبال الإنسان وجه المصلى مكروه فالكراهة من الجانبين قال العلامة الحلبى وقد صرحوا بأنه لو صلى إلى وجه إنسان وبينهما ثالث ظهره إلى وجه المصلى لم يكره

واللہ اعلم بالصواب

محمد عدنان عزیز
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹ شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ
۱۷/جون ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
۳۰/۸/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹ شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ
۱۷/جون ۲۰۱۵ء

100322